# 98829 ـ نفسیاتی مریض خاوند کے ساتھ بیوی کیسے معاملات سرانجام دے اور کیا ایسے خاوند کو حقوق حاصل ہیں ؟

**سوال**

ایک عورت اپنے خاوند کے بارہ میں دریافت کرتی ہے کہ اس کا خاوند نفسیاتی مریض ہے، اور عقل میں بھی خلل پایا جاتا ہے، گھریلو امور میں تو کوئی دخل اندازی نہیں کرتا لیکن بیوی پر ہمیشہ گناہ کا الزام لگاتا ہے، حالانکہ بیوی اس سے کوسوں دور ہے، یہ شخص دس افراد کا باپ ہے، اس کی اولاد نے باپ کی معاونت کے بغیر ہی شادیاں کی ہیں، جس کی بنا پر بیوی کے جذبات الٹ گئے اور وہ خاوند سے بات کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتی، برائے مہربانی ہمیں بتائیں کہ اس سلسلہ شرعی حکم کیا ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد لله.

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کے خاوند کو جلد از جلد شفا نصیب فرمائے، اور آپ کو صبر کرنے پر اجرعظیم عطا فرمائے، اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے جس مصیبت میں آپ کا ابتلاء ہے اگر اس پر صبر و تحمل کرتے ہوئے اجروثواب کی نیت کریں گی تو آپ کو اجروثواب حاصل ہوگا.

صھیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے، اس کا سارا معاملہ ہی خیرو بھلائی پر مشتمل ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں، اگر اسے خوشی و آسانی حاصل ہو تو شکر کرتا ہے یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف و تنگی آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2999 ) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسلمان کو جو بھی تکلیف اور تنگی اور غم و پریشانی اور اذیت و غم پہنچتی ہے حتی کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے اس سے اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5318 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2573 ).

دوم:

آپ کے خاوند کا نفسیاتی مریض ہونے کی حالت میں یا تو وہ اپنے افعال و اعمال و تصرفات کا ادراک کرتا ہوگا یا پھر اسے ادراک نہیں ہوگا، اگر وہ ادراک رکھتا ہو تو اس کے قول و افعال کا مؤاخذہ ہوگا، اور اس صورت میں اس کے لیے آپ پر بہتان لگانا حلال نہیں، اور نہ ہی وہ اپنی اولاد کی تربیت سے ہاتھ اٹھا سکتا ہے، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر جو واجبات رکھے ہیں ان کی ادائیگی کرنا ہوگی اور وہ اطاعت والے کام کریگا، اور جن امور سے اللہ سبحانہ و تعالی نے روکا ہے اس سے اجتناب کرنا ہوگا، اس حالت میں آپ پر اس کے حقوق زوجیت ادا کرنا واجب ہونگے، اور آپ کے لیے اس میں سستی و کوتاہی کرنا حلال نہیں ہوگا.

اور اگر اس کا نفسیاتی مرض ایسا ہے کہ وہ اپنے افعال و تصرفات کا ادراک ہی نہیں کر سکتا تو وہ مکلف نہیں ہوگا اس کے اقوال و افعال کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا، لیکن اگر کسی دوسرے کے حقوق سے متعلق ہو تو پھر مؤاخذہ ہوگا لہذا صاحب حق آپ کے خاوند کے مال سے اپنا حق وصول کریگا، یا پھر اس کے اولیاء کے مال سے، مثلا اگر وہ کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے یا اس کی گاڑی تباہ کر دے یا اس طرح کا کوئی عمل کرے تو اس کے مال سے تلافی کی جائیگی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین قسم کے اشخاص مرفوع القلم ہیں: سویا ہوا شخص حتی کہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون شخص کے عقلمند ہو جانے تک "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 4398 ) سنن نسائی حدیث نمبر ( 3432 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2041 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو بچہ ابھی بالغ نہ ہوا ہو یا پھر بالغ تو ہو چکا ہو لیکن امتیاز نہ کر سکتا ہو یا پھر وہ امتیاز کر سکتا تھا اور بعد میں تمیز نہ کر سکتا ہو تو ایسے اشخاص مخاطب نہیں اور ان کے مال میں کوئی معاملہ نافذ نہیں ہوگا؛ کیونکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کر چکے ہیں:

" تین قسم کے افراد مرفوع القلم ہیں: بچہ بالغ ہونے تک اور پاگل عقلمند ہونے تک اور سویا ہوا شخص بیدار ہونے تک "

دیکھیں: المحلی ( 7 / 200 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عقلمند كى الٹ پاگل و مجنون ہے جسے عقل نہ ہو، اور اس ميں ہى زيادہ عمر كا وہ شخص اور عورت شامل ہوگا جو اس عمر تك پہنچ جائے جس ميں وہ پہچان و تميز نہ كر سكے جسے ہمارے ہاں مال خوليا كا شكار كہا جاتا ہے تو ايسے شخص پر عقل نہ ہونے كى بنا پر نماز فرض نہيں ہوگى "

ديكھيں: مجموع الفتاوى ( 12 ) پہلا سوال.

ايسے شخص كے تصرفات اور اس كے اثرات پر اہل علم كى كلام كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر ( 73412 ) كے جواب كا مطالعہ كريں.

آپ پر گناہ كا الزام لگانے كى بابت عرض يہ ہے كہ اگر تو آپ گناہ سے مراد " زنا " لے رہى ہيں تو دوسرى حالت ميں آپ كے خاوند كى جانب سے اسے بہتان اور قذف شمار نہيں كيا جائيگا، كيونكہ اس كے ليے سب سے اہم شرط عاقل ہونا مفقود ہے، اور اس جيسے شخص سے لعان بھى ممكن نہيں.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" فقہاء كرام كا اتفاق ہے كہ قاذف " يعنى زنا كا بہتان لگانے والے " كے ليے عاقل و بالغ اور اختيار كى شرط ضرورى ہے، چاہے وہ عورت ہو يا مرد آزاد ہو يا غلام مسلمان ہو يا غير مسلم " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية ( 33 / 11 ) .

خلاصہ يہ ہوا كہ:

يا تو آپ اس كى بيمارى اور عقل ميں خلل ہونے كى بنا پر اس كے تصرفات اور افعال پر صبر و تحمل سے كام ليں، يا پھر اپنا معاملہ شرعى عدالت ميں لے جائيں تا كہ قاضى آپ كے ليے اسے خاوند رہنے يا فسخ نكاح كا حكم دے سكے.

اور اگر وہ اپنے تصرفات كا ادراك ركھتا ہے تو پھر يا آپ اس كى جانب سے جو كچھ ہو رہا ہے اس پر صبر و تحمل سے كام ليں، اور يا پھر اس سے طلاق طلب كر ليں، اور اگر طلاق دينے سے انكار كرے تو آپ اپنا معاملہ شرعى عدالت ميں لے جائيں تا كہ شرعى عدالت آپ ميں عليحدگى كا فيصلہ كر سكے.

واللہ اعلم .